OPEN ACCESS: http://theislamicculture.com

The Islamic Culture
Bi-Annual Research & Refereed Journal
Published by
Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of Karachi

الثقافة الاسلامية

ISSN (Print) : 1813-775X
ISSN (Online) : 2663-1709

کورونا وبا کے مذہبی عبادات پر اثرات

Effect of Corona virus on Religious worship

Dr. Syed Attaullah Bukhari

Lecturer Cadet College Ghotki, Sindh

☆ڈاکٹر سید عطااللہ بخاری

لیکچرار کیڈٹ کالج گھوٹکی، سندھ

Humaira Khalil

Department of Arabic and Islamic Studies
The University of Faisalabad

☆☆حمیرا خلیل

ڈیپارٹمنٹ آف عربک اینڈ اسلامک اسٹڈیز، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد

Dr. Mufti Jahanzaib Rana

Assistant Professor Islamic Studies

Isra University, Hyderabad

☆☆☆ڈاکٹر جہانزیب رانا

اسسٹنٹ پروفیسر اسلامک اسٹڈیز، اسراء یونیورسٹی، حیدرآباد

Abstract:

Islam has provided complete knowledge on maintenance of human's health. Furthermore, it has guided us to abstain from all the harmful things which causes damage to human's life. Among all the sicknesses, infectious diseases cause the most hazardous effect on mankind all around the world. In recent pandemic situation the world is observing a lockdown to ensure social distancing. Besides all the significant concerns there is a contradiction in performing religious rituals i.e. obligatory prayers, Nawāfil, Taraweeh or in congregational prayer (Salāt al-Jamā'ah).According to the situation Government and religious scholars take some initiatives to control the extent of infectious virus in accordance to the teachings of Islam and Sunnah of Holy Prophet

SAW. The suspension of religious gatherings in present-day condition is according to the practices performed by religious scholars in history are discussed in the light of Islamic teachings. Firstly, as a Muslim it is important to seek Allah's protection and being a responsible citizen, it is obligatory to act upon the precautions specified by the health specialists and strictly follow the rules indicated by Government.

Keywords: pandemic, religion, prayers, history, health

قرآنِ مجید اللہ کی آخری اور سب سے جامع کتاب ہے، جو پوری انسانیت کی رہنمائی اور اصلاح کے لئے آخری نبی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی ہے اسے تمام آسمانی کتابوں میں سب سے افضل مقام حاصل ہے اس کتاب کا موضوع اللہ کی مخلوق کو گمراہی سے دور رکھنا، اور سچائی کے سیدھے راستے پر لانا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے اقوال (ارشادات) افعال (کاموں) اور تقریرات (خاموش تائید) کا نام حدیث ہے۔ لہذا قرآن وحدیث کی روشنی میں علم فقہ وجود میں آیا، اسلامی علوم میں ''فقہ'' کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے، شریعت اسلامیہ میں قرآن وحدیث کے بعد جنہیں دو بنیادی ماخذ قرار دیا جاتا ہے ان میں اجماع اور قیاس ہیں، اور ان دونوں کی بنیادی اور اصل قرآن کریم ہی ہے کیوں کہ قرآن کریم میں مختلف احکامات مختلف مقامات پر نازل ہوئے بعض احکامات ایک مقام پر مختصر انداز میں بیان کئے گئے جب کہ اس سے متعلق تفصیلی احکام دوسری سورتوں یا آیات بینہ میں بیان کی گئی ہیں، لہذا جب کبھی صحابہ کرام کسی حوالے سے کوئی رہنمائی طلب کرنا چاہتے تو اس کے لئے آپ ﷺ کی صحبت میں بیٹھ جاتے اور نبی محتشم سرکار دوجہاں ﷺ سے براہ راست آیات اور اس میں نازل ہونے والے احکامات سے متعلق سوال کرتے اور حضور اکرم ﷺ انہیں اس آیت میں موجود احکام تفصیلی طور پر بیان فرمادیتے، آپ ﷺ جب تک صحابہ کرامؓ کے درمیان موجود تھے اس وقت تک تو صحابہ کرام اپنے سوالات حضور کے سامنے پیش کر دیا کرتے اور اس کا جواب حاصل کر لیا کرتے تھے لیکن جب رسول اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو صحابہ کرام نے اپنے مسائل کے حل کے لئے قرآن مجید کے ساتھ روف رحیم نبی ﷺ کے تمام فرمودات کا سہارہ لیا جسے آپ صحابہ کرام کے درمیان چھوڑ گئے تھے یعنی حدیث رسول ﷺ اور انہیں دو چیزوں کی بنا پر واضح کیا، پہلی قرآن اور دوسری حدیث، انکو واضح کرنے والے تمام علماء، اصحابہ کرام اور مجتہدین تھے۔ تمام اکابر ایک نقطے پر اکٹھے ہوئے تو ان مسائل کا حل نکلا۔ پھر کچھ مسائل ایسے تھے جن کو تین بنیادوں پر مبنی اصولوں سے پرکھ کر معلوم کیا گیا، تو یہ فقہ کہلاتا ہے۔

لہذا اسلامی فقہ میں جہاں قرآن وحدیث سے مسائل سے استنباط کا طریقہ سکھایا اور پڑھایا جاتا ہے وہاں اجماع اور قیاس اجتہاد کو بھی فقہی مباحث میں شامل کیا جاتا ہے، کیوں کہ جیسے جیسے وقت وحالات گزرتے رہتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ نئے اور جدید مسائل کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے، امت کے علماء پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ عوام کو نئے جدید مسائل اور اس کا پیش کریں تاکہ ہر طرح کی گمراہی سے بچایا جاسکے، 'اہم فقہی مسائل بالخصوص جدید فقہی مسائل کا حل، امت مسلمہ کی ہر وقت اور ہر لمحہ بنیادی ضرورت رہی ہے

، کیونکہ ''فقہ'' عملی زندگی کے احکام وآداب کا عنوان ہے اس طرح فقہ کے تمام اصولوں کو واضح کر کے مستقبل میں آنے والے علماء کے لیے یہ آسانی پیدا کر دی کہ وہ ان اصولوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے فقہ کے مسائل کو پڑھا سکیں اور سمجھا سکیں، یہ ممکن ہوا تو صرف حضرات علماء کرام کی وجہ سے۔ کیوں کہ قرآن وحدیث صرف ایک وقت یا کچھ لمحات تک کے لئے لئے رشد وہدایت کا ذریعہ نہیں بلکہ رہتی دنیا تک کے لوگوں کے لئے رشد وہدایات کا ذریعہ ہے، اور قیامت تک جو بھی جدید مسائل آتے رہیں گے لوگ ان ہی ماخذ کے ذریعے اپنے شرعی مسائل کا حل تلاش کریں گے۔ جدید معاشی نظام ہو، جدید اقتصادی نظام ہو، یا جدید بینکنگ سسٹم ہو، جدید میڈیکل کے مسائل ہوں یا قانون سے متعلق احکامات ہوں تمام دینی مدارس اور حضرات علماء کرام نے جس بات کی تعلیم دی دراصل وہ یہی تھی اور عوام تک جدید فقہی مسائل کا آسان حل پیش کیا ہے۔

اللہ رب العالمین نے بے شمار انبیاء کرام کو اس دنیا میں مبعوث فرمایا ہے حضرت بابائے آدم علی نبینا سے لے کر رحمۃ اللعالمین ﷺ تک کل انبیاء کے واسطہ جو اصول وضوابط بنی وانسان کی ہدایت کے لئے نازل فرمائے ہیں ان سب پر اپنے اپنے دور میں قانون اسلام کا اطلاق ہوتا رہا ہے۔ اصول سب ایک ہی تھے حکمت خداوندی کے تحت علل واسباب اور مکلفین کے حالات وعادات کو ملحوظ رکھتے ہوئے فروعات اور جزئیات میں ترمیم وتنسیخ جاری رہی اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو آخری نبی بنا کر مبعوث فرمایا۔ اور ان پر اپنے کلام برحق کو نازل فرما کر دین اسلام کی تکمیل کا اعلان فرمایا۔

دین کے حوالے سے تمام مسائل، احکام اور انکا حل قرآن کو پڑھ کر اور سنت کی پیروی کر کے نکالا جاتا ہے لیکن یہ بات بھی بہت ضروری ہے اور یہ کسی عام انسان کے بس کی بات نہیں ہوتی؟ کیوں کہ قرآن کریم ہو یا حدیث نبوی ﷺ ان میں ایک خاص انداز میں حقائق پر روشنی ڈالی گئ ہے اور دراصل یہ جو بات ہے وہ بھی بالکل سچ ہے کہ ہر زمانہ میں حالات مختلف بدلتے رہتے ہیں، ایک جیسے حالات نہیں رہتے اور ایک غیر عالم انسان جو قرآن وحدیث کا علم نہیں رکھتا ہو وہ اس بات کا اہل نہیں ہو سکتا ہے کہ وہ براہ راست اپنے مسائل کا حل قرآن وحدیث کے ذریعے تلاش کر سکے لیکن اس کے لئے ایسے علماء کی ضرورت تھی جو حکمت دین اور "تفقہ" کا جوہر رکھتے ہوں، ان کی ترجیح جزئیات کی بجائے کلیات پر ہو، وسائل سے زیادہ مقاصد پر اور "فصل" سے زیادہ "وصل" کی اہمیت وضرورت پر ہو۔ اخلاق عالیہ سے متصف، بے لوث اور بے غرض، جاہ طلبی اور حب دنیا سے امکانی حد تک دور ہوں۔

اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں یعنی علماء کرام اور ارباب افتاء کو یہ توفیق بخشی ہے کہ انہوں نے ان جدید فقہی مسائل کا حل قرآن وسنت اور فقہ اسلامی کی روشنی میں نکالا ہے کیوں کہ امت مسلمہ کو ایسے حضرات علماء کرام مطلوب ہیں جو خیالی جزیروں میں پناہ لینے یا ساحل کے خاموش تماشائی بننے یا حالات کے دھارے میں بہنے والے خس وخاشاک کی طرح ہونے کے بجائے

صدق و اخلاص' حصول کمال' امتیاز و خصائص جیسی خصوصیات سے آراستہ ہو کر حالات کو بدلنے کو عزم و حوصلہ لے کر امت مسلمہ کو پستی' افسر دگی' کنارہ کشی اور پسپائی سے نکالنے کا ذریعہ بنیں یقینا ان کی یہ کاوش وقت اور حالات کی ایک اہم ضرورت ہے۔ جدید فقہی مسائل کا تعلق عبادات، معاشرت، معاملات اور اجتماعی مسائل سے ہے۔ کورونا وبا کی صورتحال میں مسائل تو کافی زیادہ ہیں لیکن اس مقالے میں مختصراً چند جدید فقہی مسائل کو لیا گیا ہے۔ جن کے حل میں علماء کرام اور محققین کی آراء کو پیش کیا گیا ہے۔

وباؤں کے اسباب و علل

امراض، مصیبتیں، تکالیف، بیماریاں یہ سب آغاز دنیا سے ہی چلی آرہی ہیں، اور ان تکالیف، مصیبتوں، اور امراض سے نہ صرف عام انسان بلکہ انبیاء کرام پر بھی امتحان بن کر اتری ہیں لیکن جب انسان پر تکلیف، یا کوئی مصیبت آجائے یا وہ کسی مرض میں مبتلا ہو جائے تو دعا دوا کے ساتھ ساتھ اسے صبر کرنے کی تاکید بھی کی گئی ہے، کیوں کہ صبر کا مفہوم یہی نکلتا ہے کہ انسان ہر اس پر گلہ شکوہ کرنے سے پرہیز کرے، چنانچہ حضور اقدس ﷺ نے تکالیف سے پناہ مانگی ہے، جس کا مفہوم ہے: یااللہ! میں آپ سے بری بری بیماریوں سے اور برے برے امراض سے پناہ مانگتا ہوں۔

لہذا امراض اور بیماریوں کا وجود میں آنا اور ان بیماریوں کا ختم ہو جانا نظام کائنات کا حصہ رہا ہے۔ بسا اوقات کچھ امراض بیماریاں وبا کی صورت اس حد تک اختیار کرتی ہیں جس سے نہ صرف چند لوگ بلکہ پورے شہر، ممالک تک کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔ معاشرے میں وباؤں کے پھیلنے کے مختلف اسباب ہوتے ہیں۔ جن میں اکثر انسانوں کے اپنے معاملات، کوتاہیاں ان کے اپنے اعمال اور نافرمانیوں کی کثرت مصائب کا سبب بنتے ہیں۔ قرآن کریم فرقان حمید میں متعدد مقامات پر حد سے تجاوز کرنے والوں کو تنبیہ کیا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ[1] خشک اور تر جگہوں میں فساد پھیل گیا ہے صرف اس کمائی سے جو لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے کمائی صرف اس لیے کہ انکو مزا چکھائے، انکے کیے ہوئے اعمال کا، ہو سکتا ہے کہ وہ سدھر جائیں"۔

- اور بسا اوقات خطرناک وبائیں اور موذی امراض اور بیماریاں دنیا میں برپا ہونے والی تباہی کے سبب وقوع پذیر ہوتی ہیں جیسا کہ ملک شام میں طاعونِ عمواس، اور یہ بیماری ایسے وقت میں پھیلی جب مسلمان اور رومیوں کے درمیان جنگ جاری تھی دونوں اطراف میں قتل و غارت اور مردہ زدہ جسموں میں سے تعفن کا پھیل جانا ممکن بات تھی، اور اسی وجہ سے ارد گرد کے شہر اور علاقے اس کی زد میں آگئے اور لوگوں میں یہ بیماری یکسر پھیلنے لگی جس کی وجہ سے حالات نازک ترین ہونا شروع ہوئے۔[2]

- قرآن کریم کی روشنی میں وباوں کا نزول اس وقت ہوتا ہے جب معاشرہ برائیوں سے بھر جائے، حرام کام بڑھ جائیں، میں فحاشی، بدکاری، معصیت، فساد اور دیگر رزائل اپنے عروجِ کمال کو پہنچ جاتے ہیں۔ اسطرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ: وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ[3]"

مشہور وباؤں کا تاریخی جائزہ

دنیا میں طاعون اور اس جیسی مختلف بیماریاں ممالک اور علاقہ جات میں حملہ آور ہوتی رہی ہیں اس کے پھیلاو کی روک تھام کے لیے خلیفہ، بادشاہ، حاکمِ وقت دینی و مذہبی رہنما اور طبیب حضرات نے کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ یہاں پر چند خطرناک وباؤں کے نام اور ان کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں:

اشتد الوجع بالناس وبلغ الخليفته عمر بن الخطاب ؓ ذلك عندما كان في طريقة إلى الشام بالقرب..[4]

"طاعونِ عمواس:

یہ بیماری حضرت امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کے عہد سن 18 ہجری میں پھیلا جس کی وجہ سے معاشرے میں انتہائی خوف ناک حالات پیش آئے۔ اسے "عمواس" اس لئے کہ طاعون جس شہر سے پھیلا وہ مقام "عمواس" تھا۔ اس بیماری کے پھیلنے کی وجہ سے جلیل القدر صحابہ کرام بھی اس کی لپیٹ میں آئے۔

طاعون جارف:

"وقع طاعون الجارف في البصرة زمن عبد هللا بن الزبير اذ كان في هذه الاثناء[5]"

پھر اس کے بعد سن 69 ہجری میں یہی طاعون جسے طاعونِ جارف کہا جاتا ہے، اس بیماری کی وجہ سے پانی کے بھاؤ کی طرح لوگ وفات پارہے تھے، یہ بصرہ میں حملہ آور ہوا تھا اس بیماری کے اثرات تین دن تک رہے۔ وقع هذا الطاعون في العراق و بلاد الشام سنة ٨٧البصرة وواسط والكوفة بعض المارخن أطلق عله تسمة الجارف[6]" عراق اور ملکِ شام میں 87 ہجری میں طاعون نے سر اٹھایا۔ جسے طاعون اشراف کا نام دیا گیا جس کی وجہ یہ تھی اس بیماری کی وجہ سے قوم کے اشراف اور اعلیٰ عہدیداران اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

طاعون اعظم:

لطاعون اجتاح معظم.............. الطواعين تفتك في منطقة بلاد الشام [7]"

پھر عصر مملوکی میں 748ھ میں طاعون اعظم کے نام سے ملک شام میں طاعون پھیلا جس نے تقریباً پورے شام کو ہی اپنی لپیٹ میں لے لیا اسی وجہ سے اسے طاعون اعظم یعنی بڑا طاعوت کہا گیا ہے اس بیماری نے وجہ سے حلب سمیت، فلسطین کے نواح میں علاقوں کو فنا کر کے رکھ دیا۔ ضرورت اس امر کی ہے اُن اقدامات کو جاننے کی کوشش کی جائے جو اسلامی عقیدے کی روشنی میں مسلمانوں نے ان وباؤں سے نمٹنے کے لئے اختیار کیے۔ ومن أجل التقرب إلى الله، عمد بعض السلاطين......... انتشار الأوبئة والطواعين[8]

وبائی امراض میں لاک ڈاؤن (lock down)

دنیا کو پھیلتے وبائی امراض سے بچانے کے لئے مختلف حکمت عملیاں اپنائی گئی ہیں اسلامی تاریخ میں بھی ایسے واقعات حکمت عملیاں دیکھی گئی ہیں وبائی صورتحال میں متاثرہ علاقوں میں لاک ڈاؤن کا نفاذ ہے۔ لاک ڈاؤن یعنی متاثرہ علاقے میں شہر یا صوبے کی آمدورفت، اور اجتماع اور دیگر شعبہ ہائے زندگی کی معطلی کا نام ہے۔ کیوں کہ معاشرے میں ایک انسان دوسرے انسان کی ضرورت ہے لہذا اس عمل کے ذریعے کوشش کی گ جاتی ہے کہ زیادہ زیادہ ان محکموں یا علاقوں میں باہر سے آنے یا اندر سے باہر جانے والے لوگوں کو پر پابندی عائد کی جائے تا کہ یہ مرض ایک دوسرے میں منتقل نہ ہو، یہ احکام اسلامی احکامات کے خلاف بھی نہیں کیونکہ خود آپ ﷺ نے ان پر عمل پیرا ہونے کی تاکید کی ہے۔ آپ نے فرمایا إذا سمعتم بالطاعون بارض فلا تدخلوها، وإذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا منها[9] "جب تم سن لو کہ کسی جگہ طاعون کی وبا پھیل رہی ہے تو وہاں مت جاؤ لیکن جب کسی جگہ یہ وبا پھوٹ پڑے اور تم وہیں موجود ہو تو اس جگہ سے نکلو بھی مت"۔ حضرت عمرؓ نے بھی آپ ﷺ کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے شام کا دورہ ملتوی کر دیا۔

الخليفةعمر بن الخطاب ؓ......................... قال أفر من قدر الله إلى قدر الله[10]"

معاملہ یہ تھا کہ حضرت عمرؓ فاروق ملک شام کی طرف سفر کر رہے تھے کہ آپ کو معلوم ہوا کہ شام میں اس وقت طاعون پھیلا ہے اور نقصان کا باعث بن رہا ہے حضرت عمرؓ نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ کرنے کے بعد وہاں جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ حضرت ابو عبیدہؓ جب اس واقعہ کا علم ہوا تو انہوں نے اعتراض کیا کہ امیر المومنین! کیا آپ اللہ کی تقدیر سے بھاگ رہے ہیں؟ حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ ہاں ہم اللہ کی ایک تقدیر سے دوسری تقدیر کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ یعنی اگر طاعون کا پھیلنا اللہ کی تقدیر ہے تو اس سے بھاگنا اور احتیاطی تدابیر اختیار کرنا بھی اللہ کی تدبیر میں سے ہے"۔

معاصر وبا کورونا جس کے پھیلنے کے سبب دنیا بھر کے بیشتر ممالک میں لاک ڈاؤن کے احکامات جاری کیے گئے، جس کی وجہ سے تمام ممالک کی فضائی آمد و رفت، اور ٹرانسپورٹ، تعلیمی اداروں اور اجتماعات کو یکسر بند کر دیا گیا اور پابندیاں عائد کی گئی تاکہ یہ وبا ایک ملک سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے ملک میں نہ پھیلے اس طرح پاکستان میں دفعہ 144 کے تحت لاک ڈاؤن نافذ کیا گیا جس کے نتیجے میں عوام الناس کو کاروبار، آمدورفت اور دیگر معاشی و معاشرتی وسائل کی معطلی کا سامنا کرنا پڑا۔ ملک کے تمام مذہبی علماء نے اس عمل کو عین اسلام کی تعلیمات قرار دیا اور مزید مختلف ہدایات پیش کیں جس میں سرِ فہرست مساجد و مقابر میں عوام کے مجمع پر پابندی عائد کرنا شامل ہے۔ علماء کرام کے اجلاس میں بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر اس اجتماع سے رکا جائے جس سے کسی دوسرے شخص کو نقصان پہنچے "لاک ڈاؤن میں قبرستان کا رخ نہ کریں شبِ برات کے موقع پر قبرستان اور مساجد میں تشریف لانے کے بجائے اپنے گھروں میں ہی نماز، نوافل اور اپنے مرحومین کے واسطے ایصالِ ثواب کا اہتمام کریں"۔[11]

قرنطینہ (Quarantine) کا تصور:

"قرنطینہ" کو انگریزی زبان میں میں کو آرن ٹین (Quarantine) کہا جاتا ہے، 14ویں صدی میں یورپ کے ساحلی علاقوں کو بلیک ڈیتھ یعنی طاعون سے بچانے کے لیے متاثرہ بندر گاہوں سے اٹلی کے شہر وینس پہنچنے والے بحری جہاز کو لینڈنگ سے قبل 40 دن تک ساحل پر کھڑا رکھا جاتا تھا اس عمل کو 'کوارنٹینو' کہا جاتا تھا۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (ڈبلیو ایچ او) کا کہنا ہے کہ قرنطینہ (وہ میعاد جس میں مسافروں یا وبازدہ علاقہ کے بیماروں کو سب سے علیحدہ رکھا جاتا ہے تاکہ مرض پھیلنے نہ پائے)

الگ تھلگ رکھنے کے عمل کو "الحجر الصحی" یعنی قرنطینہ کہا جاتا ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس کا آغاز کب سے ہوا تو پتا چلتا ہے کہ کچھ لوگوں کے قریب اس کا آغاز 14 ویں صدی میں ہوا اور بعض کا کہنا ہے کہ اس کا تصور سب سے پہلے بو علی سینا نے پیش کیا۔ جبکہ اگر ہم اس دور سے بھی پہلے کی بات کریں تو احادیث کریمہ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے قرنطینہ کا تصور بھی خود حضور اکرم ﷺ نے ہی عطا کیا ہے اس کی واضح مثال حدیثِ نبوی ﷺ میں ان الفاظ میں دیا گیا ہے: لا یورد ممرض علی مصح[12]" بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ کے پاس نہ لے جاؤ"۔ یعنی اگر اونٹوں پر کسی قسم کی کوئی بیماری ہے اور ان کو صحت مند اونٹوں سے دور رکھا جائے گا، تاکہ یہ بیماری ان سے دور رہے۔ ایک اور مقام پر آپ نے قرنطینہ سے فرار ہونے والوں کو اس انداز میں تنبیہ کی گئی ہے: صحابی رسول ﷺ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَارُّ مِنَ الطَّاعُونِ كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ، وَالصَّابِرُ فِيهِ كَالصَّابِرِ فِي الزَّحْفِ[13] "کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ طاعون سے بھاگنے والا جنگ سے بھاگنے والے کی مثل اور اس میں صبر کرنے والا جنگ میں صبر کرنے والے کے جیسا ہے"۔

وبائی صورتحال میں اجتماعی عبادات کا طرزِ عمل

کورونا کی صورت حال میں پوری دنیا میں اس کے تباہ کن اثرات سے بچانے کے لئے دنیا بھر کے ممالک میں مختلف قسم کے اقدامات کئے، کہیں نئی نئی معاشی پالیسیوں کا اجرا کیا گیا، تعلیمی اداروں کے حوالے سے حکمت عملی طے کی گئی، ٹرانسپورٹ نظام کو بند کیا گیا، یہ وہ معاملات تھے جن کا تعلق دنیاوی تھا، مگر اس حالات میں مذہبی عبادات پر بھی کافی اثرات مرتب ہوئے، جن میں مسجد میں نماز، نماز جماعت، عیدین، اعتکاف، حج کیوں کہ یہ وہ معاملات ہیں جن کا تعلق عبادات سے ہیں لہذا اس مقام پر اس حوالے سے علماء کرام نے قرآن و حدیث کی روشنی میں فتاویٰ تحریر کئے اور تمام اجتماعات کے دوران باقاعدہ سماجی فیصلہ بر قرار رکھنے کا حکم جاری کیا۔ کیوں کہ رسول ﷺ نے بھی ایسے بیمار شخص سے دور رہنے کا حکم فرمایا جس سے بیماری پھیلنے کا اندیشہ ہو آپ ﷺ نے فرمایا: فر من مجزوم كما تفر من الا سد[14] "جذامی شخص سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے ہو"۔(جذام[15]) بلکہ آپ ﷺ نے جزامی شخص سے فاصلہ سے بات کرنے کا حکم فرمایا كان في وفد ثقيف رجل مجذوم، فارسل إليه النبي صلى الله عليه وسلم، إنا قد بايعناك فارجع[16] "ثرید بن سوید ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وفد ثقیف میں ایک جذامی شخص تھا، نبی اکرم ﷺ نے اسے کہلا بھیجا: "تم لوٹ جاؤ ہم نے تمہاری بیعت لے لی"۔ ان احادیث کے تناظر میں پاکستان کے مذہبی حلقوں نے اجتماعی عبادات کی ادائیگی کے لیے درج ذیل گزارشات پیش کیں ہیں۔

صلاۃِ عیدین اور پنجگانہ کی انفرادی ادائیگی

ایک دن میں مسلمانوں پر 5 نمازیں ادا کرنا فرض کیا گیا ہے، اور انفرادی نماز سے مقابلے میں مسجد میں جماعت سے نماز پڑھنے کا ثواب 27 گنا زیادہ بتایا گیا ہے لہذا مسلمان جہاں نماز کی پابندی کا اہتمام کرتے وہاں باجماعت نماز ادا کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ کورونا صورتحال میں اگر مساجد کو کھولا جاتا تو اجتماع ہونے کا اندیشہ تھا اور اجتماع کی صورت میں بیماری پھیلنے کا بھی اندیشہ بڑھ جاتا ہے لہذا پاکستان میں علماء کرام نے حکمت عملی پیش کیں، "اگر طبّی وجوہات کی بناء پر حکومت نمازیوں کی تعداد پر کوئی پابندی عائد کرتی ہے تو وہ شرعاً معذور سمجھے جائیں گے۔ جمعہ میں عمومی تقریر کی بجائے کورونا وائرس سے متعلق دینی و طبّی رہنمائی فراہم کی"۔[17]

أذن ابن عمر في ليلة باردة بضجنان، --------ألا صلوا في الرحال في الليلة الباردة، أو المطيرة في السفر[18] "عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک سرد رات میں مقام ضجنان پر اذان دی پھر فرمایا(ألا صلوا في الرحال) کہ لوگو! اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو اور ہمیں آپ نے بتلایا کہ نبی کریم ﷺ مؤذن سے اذان کے لیے فرماتے اور یہ بھی فرماتے کہ مؤذن اذان کے بعد کہہ دے کہ لوگو! اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔ یہ حکم سفر کی حالت میں یا سردی یا برسات کی راتوں میں تھا"۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے علماء نے اس صورتحال کے متعلق کہا "وبائی مرض کی وجہ سے چونکہ حکومتی سطح پر پورے ملک میں

لاک ڈاؤن ہے، اس لیے تمام حضرات اپنی اپنی قیام گاہوں پر نمازوں کی ادائیگی کریں، اور احتیاطی تدابیر کے طور پر پنج وقتہ نمازوں خاص طور سے نمازِ جمعہ کے لیے ندوۃ العلماء کی مسجد میں نہ آئیں"۔[19] جامعہ دارالعلوم کراچی نے بھی صلاۃ الجمعہ، عیدین کے حوالے سے تحریر کیا" کورونا وائرس کی وجہ سے حکومت نے محدود افراد سے زیادہ لوگوں کو جمعہ میں شرکت سے منع کیا ہے۔ لوگ اس کی پابندی کریں۔ جو حضرات اس پابندی کی وجہ سے جمعہ میں شریک نہیں ہونگے وہ شرعاً معذور ہیں۔ ایسے لوگ اپنی اپنی جگہوں پر نمازِ ظہر انفرادی طور پر ادا کریں۔ جمعہ کے علاوہ بھی دیگر نمازوں میں بھی انہی احکام پر عمل کیا جائے۔"[20] اور پھر یہ حکم تراویح وغیرہ کے لئے بھی جاری کیا گیا۔

وبائی مرض سے وفات: شہادت کا درجہ

اسلام دین رحمت ہے، اس میں اس کے ماننے والوں کے عمل میں خیر اور بھلائی پنہا ہے، اسلام میں وبائی مرض میں مبتلا فرد کو شہادت کی بشارت دی گئی ہے۔ حقیقی اور حکمی اسلام میں شہید ہونے والی دو اقسام ہیں، ایسے شخص کو غسل اور اس کی تکفین نہیں کی جائے گی جس پر وہ احکامات لاگو ہوں جو ایک شہید کے ہوتے ہیں اس کا نماز جنازہ پڑھ کر دفن کیا جاتا ہے لیکن انہی کپڑوں میں اسے ہم شہید کہتے ہیں، اور ایسا شخص جس کو ناحق قتل کر دیا جائے اور وہ بغیر کسی علاج کے اور بغیر کسی وصیت کرنے کے موقع پر ہی دم توڑ جائے اس کو حقیقی شہید کہتے ہیں۔ اور جس کو شہادت کی خوشخبری دی جائے اور وہ خوشخبری احادیث میں موجود ہو اور ایسا شخص آخرت میں شہیدوں کی فہرست میں شمار کیا جائے گا لیکن ان پر بلکل ایسے احکامات جاری ہوں گے جو عام میتوں والے ہوتے ہیں یعنی ان کو غسل دینے کے بعد کفن بھی پہنایا جائے گا اور متفرق احادیث میں 40 قسم کے ایسے شہداء کا ذکر موجود ہے ان میں سے کچھ یہ ہیں اگر کوئی ڈوب کر جس کو موت آئے یا کوئی ایسی آفت جو آسمانی آفتوں اس کی وجہ سے موت آئے یا کوئی بیماری پھیلنے کی وجہ سے موت آئے مسئلہ طاعون وغیرہ یا اس کو اس وقت موت آئے جب وہ سفر کے دوران ہو تو ہم اس حکمی شہید کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: الطاعون شهادة لكل مسلم[21] "طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے" ۔ المبطون شهيد و المطعون شهيد[22] پیٹ کی بیماری میں یعنی ہیضہ سے مرنے والا شہید ہے اور طاعون کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے۔ لہٰذا ایسا شخص جو اللہ کی طرف سے نازل کی گئی بیماری میں تکلیف برداشت کرتے ہوئے دنیائے فانی سے کوچ کر جائے وہ شہادت کا رتبہ حاصل کرے گا۔

وبائی صورتحال میں میت کی تجہیز و تکفین کے مراحل

کورونا کی صورت حال میں میت کی تجہیز و تکفین کا مسئلہ بھی زیر غور آیا، لہٰذا اسلامی نظریاتی کونسل کے چیرمین ڈاکٹر قبلہ ایاز کی زیرِ صدارت 219 ویں ہنگامی اجلاس میں یہ ہدایات جاری کی گئی کہ تمام احتیاطی تدابیر کو مدِ نظر رکھتے ہوئے میت کو غسل دینا چاہیے۔

میت کے لیے کبھی بھی ایسا لفظ استعمال نہ کرو جیسے ہلاک، بلکہ میت کے لیے جاں بحق یا شہید جیسے الفاظ بہتر ہیں۔ تمام دوستوں اور اہل و اقارب کو اجازت دے کر میت کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے اور اس کے ساتھ ساتھ سماجی فاصلہ اور تمام احتیاطی تدابیر کو مدِ نظر رکھا جائے اور تدفین کے وقت حرمت و عزت کا یقینی خیال رکھا جائے۔[23]

نعشوں کو جلانا

کورونا وائرس کی وجہ سے پوری دنیا میں دین کے حوالے سے بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہوئی ہیں۔ جن میں وبائی امراض میں مبتلا افراد کی تجہیز کے متعلق فتویٰ: هل يجوز حرق الأموات الذين ماتوا بهذا الوباء خاصة لو دعت الجهات المسؤولة لذلك؟[24] "وہ لوگ جن کی اموات کورونا وبا کی وجہ سے ہوئی کیا ان کے مردہ اجسام کو آگ میں جلایا سکتا ہے؟ یہ انسان کی حرمت و عزت کے عین مطابق ہے کہ ان کو قبر میں دفن کیا جائے اور اس بات کا ذکر قرآن پاک میں ہے: اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا [25]"کیا ہم نے زمین کو سمیٹ کر رکھنے والی نہیں بنایا، زندوں کے لیے بھی اور مُردوں کے لیے بھی۔"نبی ﷺ کے زمانے سے لے کر آج تک مسلمانوں کے تمام علاقوں اور ان کے معاشروں میں اسی پر عمل ہو رہا ہے۔ اس لیے مسلمانوں کو اپنے مُردوں کے حق میں اسی سنّتِ محمدی کو اختیار کرنے پر اصرار کرنا چاہیے۔ مسلمانوں کی دینی تنظیموں کو پوری کوشش کرنی چاہیے کہ مسلمانوں کے نزدیک مردوں کو دفن کرنے کے عمل کو کتنی اہمیت حاصل ہے؟ اور ان کی نعشوں کو جلانے کی صورت میں ان میں کتنا اضطراب پیدا ہو گا؟ متعلقہ محکموں پر دباؤ ڈالیں کہ وہ نعشوں کو جلائے جانے کا فیصلہ نہ کریں"۔

قبل از وقت زکوۃ کی ادائیگی اور اقلیتی برادری کے حقوق

کورونا وبا کی وجہ سے جہاں دیگر مسائل در پیش آئے وہاں معاشی بحران نے بھی سر اٹھایا ہر طبقہ پر اس کے منفی اثرات مرتب ہوئے۔ البتہ اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ کو نہایت اہمیت دی گئی ہے، زکوۃ چونکہ ہر صاحب استطاعت پر فرض ہے اور ہر وہ شخص جو زکوۃ دینے کا اہل ہے اسے چاہیے کہ وہ اس کے صحیح مصارف تک پہنچادے، ضرورت مند لوگوں کی ضرورت کے پیش نظر مذہبی پیشواؤں نے مالی مسائل ختم کرنے کے لیے قبل از وقت زکوۃ کی ادائیگی کی ہدایات دیں۔ اس حوالے سے یورپین یونین کونسل کی جانب سے جاری کیا جانے والا فتویٰ نہایت قابل توجہ ہے: ما حكم تعجيل الزكاة للمساجد والمراكز الإسلامية في أوروبا بسبب الحاجة الشديدة بعد جائحة كورونا؟[26]"موجودہ وبا کی وجہ سے زکوۃ کو اس کے سال پورا ہونے کے وقت سے پہلے بھی ادا کیا جا سکتا ہے اور جمہور فقہانے جامع ترمذی کی ایک حدیث: ان العباس سال رسول الله صلى الله عليه وسلم في تعجيل صدقته قبل ان تحل، فرخص له في ذلك[27] "حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جب آپ ﷺ سے زکوۃ دینے

کے بارے میں پوچھا کہ اگر وقت سے پہلے زکوٰۃ دی جائے تو اس کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائے تو آپ ﷺ نے انہیں اس کی اجازت دی" لہذا اس حدیث سے علماء کرام نے یہ دلیل اخذ ا کی زکوٰۃ وقت سے قبل بھی دی جا سکتی ہے، پاکستان میں موجود اقلیتی برادری کے حقوق کو بطورِ خاص یاد رکھتے ہوئے ڈاکٹر قبلہ ایاز نے خصوصی ہدایت جاری کی: "اس موقع پر اقلیتی برادری کو بطور خاص یاد رکھا جائے اور صاحبِ استطاعت افراد عمرہ و زیارات یا دیگر مذہبی رسومات کی ادائیگی کے لیے مختص رقم کو کورونا وائرس سے معاشی دباؤ کے شکار افراد کے لیے عطیہ کریں"۔[28]

معاصر وبا میں دیگر ادیان کی اجتماعی عبادات

دنیا کے دیگر مذاہب نے بھی اجتماعی عبادات کے لیے مؤثر اقدامات کیے ہیں جن میں عیسائی مذہبی پیشواؤں نے عمر رسیدہ افراد کو گرجاگھروں میں آنے سے منع کیا اور ان کے لیے گرجاگھر میں کی جانے والی عبادت ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر نشر کیا۔

Numerous Catholic sees have prescribed more seasoned Christians to remain at home rather than going to Mass on Sundays, many chapels have made faith gatherings [29]accessible through radio, online live streaming or TV.

یہودی عالموں نے سماجی فاصلے کی غرض سے اپنے عبادت خانوں کو بند کیا اور ان سے باہر نماز باقاعدہ فاصلہ رکھتے ہوئے ادا کرنے کی ہدایت کی۔

The two Chief Rabbis Lau and Yosef of Israel required all gathering places to be shut and supplication administrations to be held outside in gatherings of 10, with 2 m (6 ft. 7) in the middle of every admirer.(30)

سِکھ مذہب کے رہنماوں نے روزمرہ کی عبادات کو براہ راست نشر کرنے کا فیصلہ کیا۔

Numerous Sikh gurdwaras have suspended the contribution of free food to gurudwara guests and chose to communicate the perusing of sacred writings on live stream.[31]

حوالہ جات

[1] الروم ۴۱:۳۰

[2] یاقوت، شہاب الدین، معجم البلدان، دار صادر، بیروت، ۱۳۹۳ھ، ج۴، ص۱۷۵

[3] الشوریٰ ۴۲:۳۰

[4] ابنِ کثیر، ابوالفداء، البدایۃ والنہایۃ، المکتبہ المعارف، بیروت، ۱۹۷۷ء، ج۷، ص۱۲۴۔ یاقوت، شہاب الدین، معجم البلدان، ج۴، ص۱۷۵

[5] نصیر بھجت فاضل، الطواعین في صدر الإسلام والخلافۃ الأمویۃ، مجلہ جامعۃ کرکوک، ۲۰۱۱ ج۶، ع۲، ص۱۰۴

[6] النووی، أبوزکریا یحیی بن شرف، صحیح مسلم بشرح النووی، داراحیاالتراث العربی، بیروت، ۱۳۹۲ھ، ج۱، ص۱۰۵۔ الذھبی، شمس الدین محمد بن عثمان، سیر اعلام النبلاء، تحقیق: شعیب الارنئوط و محمد نعیم العرقسوسی، موسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۳ھ، ج۴، ص۱۴۵

[7] الطراونۃ، مبارک محمد، الأوبئۃ (الطواعین) وآثارھاالاجتماعیۃ في بلاد الشام في عصر المالیک الجراکسۃ، ۲۰۱۰، ج۳، ع۳، ص۴۷

[8] ایضاًص۵۵

[9] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الطب، رقم الحدیث:۵۷۲۸

[10] ابنِ سعد، محمد الزھری، الطبقاتِ الکبریٰ، دار صادر، بیروت، ۱۴۲۱ھ، ج۳، ص۲۸۳

[11] پمفلٹ جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگپور، کروناوائرس کے پیشِ نظر شبِ برأت کے موقع پر مساجد و قبرستان کا رُخ نہ کریں، رشید نگر ناگپور

[12] مسلم، الحجاج ابوالحسن قشیری، صحیح مسلم، کتاب السلام، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ۱۹۹۸ء، رقم الحدیث ۵۷۹۱، صحیح بخاری، کتاب الطب، رقم الحدیث ۵۷۷۱

[13] احمد بن حنبل، الامام، مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج۳، ص۳۶۵، رقم الحدیث:۱۴۴۷۸

[14] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب طب، رقم الحدیث ۵۷۰۷

(15) **جذام** جس کو عام زبان میں کوڑھ بھی کہا جاتا ہے ایک متعدی یا چھوت کا یا ایک سے دوسرے کو لگنے والا مرض (infectious disease) ہے جو ایک جراثیم، جس کو مائیکو بیکٹیریم جذام (Mycobacterium leprae) کہتے ہیں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ کوڑھ کے مرض میں مریض کا جسم گلنا شروع ہو جاتا ہے، جسم میں پیپ پڑ جاتی ہے اور اس کے ساتھ ہی انسان کا گوشت ٹوٹ ٹوٹ کر نیچے گرنے لگتا ہے۔

(16) مسلم، الحجاج ابوالحسن قشیری، صحیح مسلم، کتاب سلام، رقم الحدیث:۵۸۲۲۔ ابنِ ماجہ، ابوعبداللہ، سنن ابنِ ماجہ، دارالفکر، بیروت، ۲۰۰۱ء، رقم الحدیث:۳۵۴۴

(17) پمفلٹ اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان، کوروناوائرس سے متعلق تنظیمات مدارس دینیہ کی متفقہ ہدایات، دارالعلوم نعیمیہ کراچی

(18) بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الاذان، رقم الحدیث:۶۳۲

(19) پمفلٹ دارالعلوم ندوۃ العلماء، اعلان، لکھنؤ، انڈیا، ۲۶ مارچ ۲۰۲۰

(20) پمفلٹ جامعہ دارالعلوم کراچی، بلاعنوان، کراچی، پاکستان، ۲۷ مارچ ۲۰۲۰

(21) بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب طب، رقم الحدیث:۵۷۳۲

(22) ایضًا رقم الحدیث:۵۷۳۳

(23) اسلامی نظریاتی کونسل، پریس بریفنگ، اسلام آباد، ۲ اپریل ۲۰۲۰

(24) المجلس الاوروبی الافتاء والبحوث، المستجدّات الفقهيّة لنازلة فيروس كورونا كوفيد19، فتوى(20/30) حرق أموات المسلمين في الوباء

المرسلٰت:۲۶-۲۵(25)

(26) المجلس الاوروبی الافتاء والبحوث، المستجدّات الفقهيّة لنازلة فيروس كورونا كوفيد19، فتوى(9/30) تعجيل إخراج الزكاة للمساجد والمراكز الإسلامية في أوروبا

(27) ترمذي، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، سنن ترمذي، دار المعرفة، بيروت، ۲۰۰۲ء، كتاب الزكاة، باب: مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث:۶۷۸

[28] اسلامی نظریاتی کونسل، پریس بریفنگ، اسلام آباد، ۲ اپریل ۲۰۲۰

[29] Burke, Daniel (14 March 2020). "What churches, mosques and temples are doing to fight the spread of coronavirus", CNN. Retrieved 30 September 2020

[30] Rabinowitz, Aaron; Landau, Noa (25 March 2020). "Chief Rabbis Order Synagogues Closed Following Israel's New Coronavirus Regulations". https://www.haaretz.com/israel-news/synagogues-to-close-under-new-coronavirus-regulations-1.8708347 Retrieved 30 September 2020.

[31] "Food catering at Sikh temples suspended to limit Covid-19 spread, scripture readings to be live-streamed". The Straits Times. 16 March 2020. Retrieved 30 September 2020.

Bibliography

1) Surah Al Kahaf 18:29.
2) Surah Al Kafiron 109:6.
3) Surah Al Baqarah 2:256.
4) Surah Al Baqarah 2:213.
5) Surah Al Inam 6:108.
6) Al Shams 91:8.
7) Al Baqarah 2:256.
8) Political life of Prophet Muhammad (SAW), Dr.Muhammad Hamid Ullah, Karachi, Dar ul Ishaat.
9) Ibid.
10) Surah Al Mai'dah 5:32.

11) Surah Al Mumtahina 60:8.

12) Surah Al Anfal 8:61.

13) Surah Al Baqarah 2:143.

14) See below the verse:

15) Seerat e Sarwar e Alam Prophet Muhammad (SAW), Sayed Abu Ala Mododi, Lahore, Idara Tarjuman ul Quran, 1978AH.

16) Tafsir e Kabir, Imam Fakhruddin Razi, Iran, Maktab ul uloom ul Islami.

17) Tafsir e Tabri, Muhammad Bin Jareer Tabri, Dar e Ihya al Turath al Aravi, 1421AH.

18) Rooh ul Mani, Allama Aloosi, Beirut, Dar e Ihya al Turath al Aravi, 1415AH.

19) Al Dur ul Mansoor, Imam Jalal ud din soyouti, Beirut, Dar ul fikar.

20) Fath ul Qadeer, Muhammad bin Ali Shoukani, Egypt, Mustafa albabi alhalabni, 1349AH.

21) Tafsir e Mazhari, Qazi Sanaullah Pani Patti, Quetta Maktaba Habibiyah.

22) Al Tafsir al Munir, Dr.Wahba al Zuhaili, Beirut, Dar ul Maarifah.

23) Maarif ul Quran, Mufti Muhammad Shafi, Karachi, Idaratul Maarifah.

24) Tafheem ul Quran, Sayed Abu Ala Mododi, Lahore, Maktaba Tameer e Insaniyat, 1983AH.

25) Fath ul Qadeer, Muhammad Bin Ali Shoukani.

26) Al Tafsir al Munir, Wahba al Zuhaili.

27) Al Tafsir al Munir, Wahba al Zuhaili.

28) Al Tafsir al Munir, Wahba al Zuhaili.

29) H.G WELLS, A SHORT HISTORY OF WORLD LONDON, 1924-P-140.

30) Bible Matti, 10/15,6/24.

31) Political life of Muhammad (SAW), Karachi, Dar ul Ishaat, 1988AH.

32) Surah Al Imran 3:64.

33) Surah Al Imran 3:19.

34) Surah Al Imran 3:85.

35) Political life of Muhammad (SAW), Muhammad Hamid Ullah.